يَآيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں

Butt





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

ترجمہ وتحقیق
فضیلۃ الشیخ ابو ریاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

کام کسی دنیوی غرض سے کرے (مثلاً کسی عہدہ و مرتبہ، کسی ایوارڈ، پروٹوکول یا کسی دنیوی آسائش اور راحت کے حصول کے لیے کرے) یا کوئی شخص کافروں اور مشرکوں سے محبت اور دوستی دل کی خوشی کے ساتھ کرے یا کافروں کے ساتھ دوستی اعتقادی اور نظریاتی ہم آہنگی کی بناء پر کرے دونوں صورتوں میں ہی وہ کافر شمار ہوگا۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

اللہ رب العزت شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ، ان کے بھائیوں، ان کے تمام چاہنے والوں پر رحم و کرم فرمائے۔ جن معاملات میں آج اختلاف کھڑے کر دیے گئے اللہ تعالیٰ ان میں سے درست مؤقف و نظریہ کی ہماری رہنمائی فرمائے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (آمین یارب العالمین)

مشرکین کا ہم نوالہ و ہم پیالہ کافر ہے:

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے سلیمان بن عبد اللہ فرماتے ہیں:

"اِعْلَمْ رَحِمَكَ اللهُ أَنَّ الْإِنْسَانَ اِذَا أَظْهَرَ لِلْمُشْرِكِيْنَ الْمُوَافِقَةَ عَلٰى دِيْنِهِمْ خَوْفًا مِّنْهُمْ وَ مُدَارَةً لَّهُمْ وَ مُدَاهَنَةً لِدُفِعَ شَرِّهِمْ فَإِنَّهُ كَافِرٌ مِّثْلُهُمْ وَ اِنْ كَانَ يَكْرَهُ دِيْنَهُمْ وَيُبْغِضُهُمْ وَيُحِبُّ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَ هٰذَا اِذَا لَمْ يَقَعْ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ، فَكَيْفَ اِذَا كَانَ فِيْ دَارٍ مَنْعَةٍ وَاسْتَدْعٰى بِهِمْ وَ دَخَلَ فِي طَاعَتِهِمْ وَ أَظْهَرَ الْمُوَافَقَةَ عَلٰى دِيْنِهِمُ الْبَاطِلَ وَأَعَانَهُمْ عَلَيْهِ بِالنُّصْرَةِ وَالْمَالِ وَ وَالَاهُمْ وَ قَطَعَ الْمُوَالَاةَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَ صَارَ مِنْ جُنُوْدِ الْقِبَابِ وَالشِّرْكِ وَ أَهْلِهَا بَعْدَ مَا كَانَ مِنْ جُنُوْدِ الْاِخْلَاصِ وَالتَّوْحِيْدِ وَ أَهْلِهِ، فَاِنَّ هٰذَا لَا يَشُكُّ مُسْلِمٌ أَنَّهُ كَافِرٌ مِنْ أَشَدِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ كَافِرٌ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِرَسُوْلِهِ وَ لَا يُسْتَثْنٰى مِنْ ذَالِكَ اِلَّا الْمُكْرَهُ"

"خوب جان لیجیے! کوئی بھی انسان جب مشرکین کے ساتھ اپنی موافقت اور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ خواہ ان سے ڈرتے ہوئے ایسا کرے یا ان سے بنا کر رکھنے کی خاطر ایسا کرے یا ان کے کسی شر سے بچنے کے لیے بچ جانے کی وجہ سے ایسا کرے بہر حال وہ شخص ان مشرکوں کی طرح کا ہی مشرک و کافر ہوگا۔ اگرچہ یہ شخص ان کافروں اور مشرکوں کے دین کو ناپسند ہی کرتا ہو اور اس کو صرف اظہار یکجہتی اور باہمی موافقت سے ہی وہ کافر و مشرک قرار پائے گا۔ اب ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمالیجیے کہ اگر کوئی شخص شان و شوکت والا ہو اور فوجی قوت و طاقت بھی اس کے پاس ہو۔ پھر بھی وہ کافروں کا ساتھ دے، ان کی اطاعت میں داخل ہو، ان کے باطل دین و مذہب پر ان کی موافقت کرتے ہوئے، ہر طرح کی سپورٹ مہیا کرتے ہوئے اور مالی وسائل بروئے کار لاتے ہوئے ان کا تعاون کرے اور ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرے۔ اپنے اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کی

دیواریں کھڑی کر لے۔اصحاب گدی و آستانہ،اصحاب دربار ومزار اور دیگر مشرکین کا ہم نوالہ وہم پیالہ بن جائے جبکہ وہ پہلے اہل توحید میں سے تھا اور مخلص مسلمان تھا۔لیکن مذکورہ بالا افعال بد کی بنا پر بہر صورت وہ کافر قرار پائے گا۔کوئی صحیح العقیدہ مسلمان اس کے کافر ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔یہ کافر بھی ایسا ہو گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ عداوت کرنے والوں میں سے ہو گا۔ان میں سے وہ شخص مستثنیٰ (Exept) قرار دیا جائے گا جس کے ساتھ جبر واکراہ والا معاملہ ہو۔"

کفار سے ہر قسم کا تعاون "کفر" ہے:

شیخ سلیمان بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اَلْاَمْرُ الثَّالِثُ مِمَّا یُوْجِبُ الْجِهَادَ لِمَنِ اتَّصَفَ بِهٖ مُظَاهَرَةُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِعَانَتُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِيَدٍ أَوْ بِلِسَانٍ أَوْ بِقَلْبٍ أَوْ بِمَالٍ، فَهٰذَا كُفْرٌ يُّخْرِجُ مِّنَ الْاِسْلَامِ، فَمَنْ أَعَانَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَأَعَانَهُمْ مِنْ مَالِهٖ بِمَا يَسْتَعِيْنُوْنَ بِهٖ عَلٰى حَرْبِ الْمُسْلِمِيْنَ اِخْتِيَارًا مِنْهُ فَقَدْ كَفَرَ، قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ فِيْ نَوَاقِضِ الْاِسْلَامِ، الثَّامِنُ: مُظَاهَرَةُ الْمُشْرِكِيْنَ وَ مُعَاوَنَتُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَالدَّلِيْلُ قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [79]

"ایک ایسے شخص کے خلاف جہاد کو واجب کرنے والی تیسری بات یہ ہے کہ جو شخص بھی مشرکین کی مدد وحمایت کرتا ہے یا اپنے ہاتھ،زبان یا مال غرضیکہ کسی بھی طرح مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کو سپورٹ فراہم کرتا ہے۔یہ ایسا کفر ہے جو اسے اسلام سے باہر نکال دیتا ہے۔جو انسان بھی مسلمانوں کے خلاف مشرکین کا تعاون کرتا ہے۔مشرکوں کو اپنا مالی تعاون پیش کرتا ہے جس کو وہ کافر ومشرک مسلمانوں کے خلاف برپا جنگ میں بروئے کار لاتے ہیں۔یہ تعاون بھی وہ اختیاری حالت میں کافروں کے پیش خدمت کرتا ہے،ایسا شخص بلاشبہ کافر ہو جاتا ہے۔شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نے نواقض اسلام میں سے آٹھواں ناقض (اسلام کو ختم کرنے والا عمل) یہ بیان کیا ہے کہ "مشرکین کی مدد کرنا اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں مشرکوں کا تعاون کرنا

79 الدرر السنية في الاجوبة النجدية: 7/275

۔یعنی یہ اسلام کو ختم کرنے والا آٹھویں نظریہ و عمل ہے۔اس کی دلیل سورۃ المائدہ کی آیت:۵۱ ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:"اے ایمان والو!تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا وہ بے شک انہی میں سے ہے۔ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہر گز راہ راست نہیں دکھاتا۔"

مشرکین سے نفرت نہ ہونا بھی کفر ہے:

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹوں حسین بن محمد اور شیخ عبد اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہما سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا۔جو دین اسلام میں داخل ہے۔اس دین سے محبت بھی کرتا ہے اور دین اسلام پر چلنے والے مسلمانوں سے بھی محبت کرتا ہے ۔مگر مشرکین سے دشمنی اختیار نہیں کرتا۔یا دشمنی تو کرتا ہے مگر مشرکین کو کافر تسلیم نہیں کرتا۔تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟انھوں نے جواب دیا:

"مَنْ لَّا يُعَادِي الْمُشْرِكِيْنَ أَوْ عَادَاهُمْ وَلَمْ يُكَفِّرْهُمْ فَهُوَ غَيْرُ مُسْلِمٍ وَ هُوَ مِمَّنْ قَالَ تَعَالىٰ فِيهِمْ: ﴿وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا، اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ [80]

"جو مشرکین سے عداوت نہیں رکھتا۔یا عداوت تو رکھتا ہے مگر ان کو کافر تسلیم نہیں کرتا وہ "غیر مسلم" ہے یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:"اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے"

شیخ عبد الرحمن حسن رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت:

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن بن حسن رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

80 الدرر السنية في الاجوبة النجدية: 7/275

"النَّوْعُ الثَّالِثُ مِنْ نَوَاقِضِ الْإِسْلَامِ: مَنْ عَرَفَ التَّوْحِيْدَ وَ أَحَبَّهُ وَاتَّبَعَهُ وَ عَرَفَ الشِّرْكَ فَهٰذَا كَافِرٌ، وَفِيْهِ قَالَ تَعَالٰى: ﴿ذَالِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَا أَنْزَلَ اللهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾

النَّوعُ الرَّابِعُ مِنَ النَّوَاقِضِ: مَنْ سَلِمَ مَنْ هٰذَا كُلِّهِ لٰكِنْ أَهْلُ بَلَدِهِ يَصْرَحُوْنَ بِعَدَاوَةِ التَّوْحِيْدِ وَ اتِّبَاعِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَ يَسْعَوْنَ فِيْ قِتَالِهِمْ وَعُذْرُهُ أَنَّ تَرْكَ وَطَنِهِ يَشُقُّ عَلَيْهِ، فَلْيُقَاتِلُ أَهْلَ التَّوْحِيْدِ مَعَ أَهْلِ بَلَدِهِ وَيُجَاهِدُ بِمَالِهِ وَ نَفْسِهِ فَهٰذَا أَيْضًا كَافِرٌ.........اِلٰى أَنْ قَالَ رَحِمَهُ اللهُ:

وَأَمَّا مُوَافَقَتُهُ عَلَى الْجِهَادِ مَعَهُمْ بِمَالِهِ وَ نَفْسِهِ مَعَ أَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ قَطْعَ دِيْنِ اللهِ وَ رَسُوْلِهِ فَأَكْبَرُ مِمَّا ذَكَرْنَا بِكَثِيْرٍ، فَهٰذَا أَيْضًا كَافِرٌ مِمَّنْ قَالَ اللهُ فِيْهِمْ: ﴿سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ يَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اُولٰٓىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِيْنًا﴾[81]

"نواقض اسلام (یعنی اسلام کو ختم کر دینے یا اسلام سے خارج کر دینے والی چیزوں) میں سے تیسرے نمبر پر یہ ہے کہ: جو شخص عقیدۂ توحید کو پہچان لیتا ہے، اس سے محبت بھی کرتا ہے، مزید براں وہ شرکیہ عقیدے کو بھی پہچان لیتا ہے۔ اس عقیدے سے کنارہ کشی بھی اختیار کر لیتا ہے۔ لیکن وہ اہل توحید کو ناپسند کرتا ہے اور مشرکین سے محبت کرتا ہے۔ ایسا شخص بلاشبہ کافر ہے ایسے ہی شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۂ محمد کی آیت :۹ میں ارشاد فرماتے ہیں: "یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کر دیے۔"

نواقض اسلام میں سے چوتھے نمبر پر یہ ہے کہ: جو شخص بالفرض مذکورہ بالا تمام چیزوں سے سلامت رہتا ہے۔ لیکن اس کے شہر اور علاقے کے دوسرے باشندے واضح طور پر عقیدۂ توحید سے عداوت رکھتے ہیں۔ اہل شرک کی پیروی اختیار کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف جنگ و قتال کے لیے ہمہ وقت سرگرم رہتے ہیں۔ (یہ شخص ان لوگوں کے درمیان رہتا ہے اور اس علاقے کو خیر باد نہیں کہتا ہے) اس کے پاس یہ عذر ہے کہ میرے لیے وطن کو چھوڑنا انتہائی دشوار ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ وہ اپنے اہل علاقہ اور اہل شہر کے ساتھ مل کر اہل

81 المورد العذب الزلال في كسف شبهة أهل الضلال: 103

توحید سے لڑنے بھی لگ جاتا ہے ۔اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ نام نہاد "دہشت گردی" کے خلاف جہاد شروع کر دیتا ہے۔ تو یہ بھی کافر ہے۔

شیخ عبد الرحمن بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں :کافروں کے ساتھ مل کر کسی کلمہ پڑھنے والے نام نہاد مسلمان کا مسلمان ہی کے خلاف "جہاد "کرنا جبکہ وہ جانتا بھی ہے کہ وہ کفار، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین برحق "اسلام" کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں. سابقہ گفتگو میں ذکر کردہ صورت حال سے کئی لحاظ سے بڑا گناہ ہے۔
دین اسلام ختم کرنے کے لیے کوشاں ان کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شرکت کرنے والا یہ نام نہاد کلمہ گو مسلمان "کافر" ہے۔ایسے شخص کے بارے میں اللہ رب العزت سورۃ النساء کی آیت :91 میں فرماتے ہیں:
"تم کچھ اور لوگوں کو ایسا بھی پاؤ گے، جن کی بظاہر خواہش ہے کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں۔ لیکن جب کبھی فتنہ انگیزی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تو اوندھے منہ اس میں ڈال دیے جاتے ہیں پس اگر یہ لوگ تم سے (لڑائی میں) کنارہ کشی نہ کریں تمہاری اطاعت نہ کریں اور (کافروں کے ساتھ لڑائی کے وقت یہ لوگ) اپنے ہاتھ تم سے روک کر نہ رکھیں تو آپ ان کو پکڑیں اور جہاں کہیں بھی پائیں ان کو قتل کر دیں۔ان لوگوں کے خلاف ہم نے تم کو کھلی حجت دے دی ہے۔"

عرب کے چار جید علماء کی وضاحت:

عرب کے چار شیوخ :(۱)شیخ محمد بن عبد اللطیف(آل شیخ)،(۲)شیخ سلیمان بن سمحان،(۳)شیخ صالح بن عبد العزیز اور(۴) شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ سے دو خارجی ٹائپ فرقوں "(۱)العجمان اور (۲)الدویش کے متعلق سوال کیا گیا۔ یہ دونوں فرقے ایسے تھے کہ انہوں نے مسلمانوں کے شہر سے خروج کرتے ہوئے بغاوت کی تھی۔ باجود اس بات کے کہ یہ اپنے آپ کو سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے پیروکار ظاہر کرتے تھے۔ سیدنا جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کی شان ومنزلت سے کون آگاہ نہیں۔ یہ وہ عظیم لوگ تھے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ اپنے آپ کو ان عظیم ہستیوں کی طرف منسوب کرکے دراصل یہ گمراہ، خارجی اور مرتد قسم کے لوگ اپنا دفاع کرتے تھے۔ کافروں کے ساتھ مل کر یہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتے اور مسلمانوں پر کفر کے فتوے صادر کرتے تھے۔ ان کے

توحید سے لڑنے بھی لگ جاتا ہے۔اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ نام نہاد "دہشت گردی" کے خلاف جہاد شروع کر دیتا ہے۔تو یہ بھی کافر ہے۔

شیخ عبدالرحمن بن حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :کافروں کے ساتھ مل کر کسی کلمہ پڑھنے والے نام نہاد مسلمان کا مسلمان ہی کے خلاف "جہاد" کرنا جبکہ وہ جانتا بھی ہے کہ وہ کفار، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین برحق "اسلام" کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں. سابقہ گفتگو میں ذکر کردہ صورت حال سے کئی لحاظ سے بڑا گناہ ہے۔ دین اسلام ختم کرنے کے لیے کوشاں ان کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شرکت کرنے والا یہ نام نہاد کلمہ گو مسلمان "کافر" ہے۔ایسے شخص کے بارے میں اللہ رب العزت سورۃ النساء کی آیت :91 میں فرماتے ہیں:

"تم کچھ اور لوگوں کو ایسا بھی پاؤ گے، جن کی بظاہر خواہش ہے کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں۔ لیکن جب کبھی فتنہ انگیزی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تو اوندھے منہ اس میں ڈال دیے جاتے ہیں پس اگر یہ لوگ تم سے (لڑائی میں) کنارہ کشی نہ کریں تمہاری اطاعت نہ کریں اور (کافروں کے ساتھ لڑائی کے وقت یہ لوگ) اپنے ہاتھ تم سے روک کر نہ رکھیں تو آپ ان کو پکڑیں اور جہاں کہیں بھی پائیں ان کو قتل کر دیں۔ان لوگوں کے خلاف ہم نے تم کو کھلی حجت دے دی ہے۔"

عرب کے چار جید علماء کی وضاحت:

عرب کے چار شیوخ :(۱)شیخ محمد بن عبداللطیف(آل شیخ)،(۲)شیخ سلیمان بن سمحان،(۳)شیخ صالح بن عبدالعزیز اور(۴) شیخ محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے دو خارجی ٹائپ فرقوں "(۱)العجمان اور(۲)الدویش کے متعلق سوال کیا گیا۔یہ دونوں فرقے ایسے تھے کہ انہوں نے مسلمانوں کے شہر سے خروج کرتے ہوئے بغاوت کی تھی۔باجود اس بات کے کہ یہ اپنے آپ کو سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے پیروکار ظاہر کرتے تھے۔سیدنا جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کی شان ومنزلت سے کون آگاہ نہیں۔یہ وہ عظیم لوگ تھے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔اپنے آپ کو ان عظیم ہستیوں کی طرف منسوب کرکے دراصل یہ گمراہ، خارجی اور مرتد قسم کے لوگ اپنا دفاع کرتے تھے۔کافروں کے ساتھ مل کر یہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتے اور مسلمانوں پر کفر کے فتوے صادر کرتے تھے۔ان کے

بارے میں مذکورہ بالا چار علماء عرب سے سوال کیا گیا کہ یہ کیسے لوگ ہیں اور قرآن وسنت کے مطابق ان کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے جواب دیا:

"هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ السَّائِلُ وَهُمُ الْعَجْمَانُ وَالدَّوِيْشُ وَمَنْ تَبِعَهُمْ لَا شَكَّ فِيْ كُفْرِهِمْ وَ رِدَّتِهِمْ لِاَنَّهُمْ انحَازُوا اِلٰى أَعْدَاءِ اللهِ وَ رَسُوْلِهِ وَطَلَبُوْا الدُّخُوْلَ تَحْتَ وَلَايَتِهِمْ وَاسْتَعَانُوْا بِهِمْ ، فَجَمَعُوْا بَيْنَ الْخُرُوْجِ مِنْ دِيَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وبَيْنَ اللُّحُوْقِ بِأَعْدَاءِ المِلَّةِ وَتَكْفِيْرِهِمْ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَاسْتِحْلَالِ دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ۔"[82]

"سوال کرنے والے نے جن لوگوں کے بارے میں سوال کیا ہے، یعنی (۱) عجمان اور (۲) دویش[83] فرقوں کے بارے میں اور ان کے پیروکاروں کے بارے میں۔ ان کے بارے میں یاد رکھیے کہ ان لوگوں کے کافر اور مرتد ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے خود کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں (کلمہ نہ پڑھنے والے کافروں) کی طرف مائل کیا ہے۔ کافروں کی مدد، تعاون اور تسلط کی کے زیر سایہ مسلم علاقوں میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ کافروں سے انہوں نے مدد اور تعاون کیا ہے۔ اس طرح گویا ان کے اندر بیک وقت چار بڑے بڑے کفریہ جرائم جمع ہوگئے ہیں۔

1. اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف بغاوت کرنا۔
2. ملت اسلامیہ کے دشمنوں کے ساتھ مل جانا۔
3. اہل اسلام کو کافر کہنا۔
4. مسلمانوں کے خون اور مال کو اپنے لیے حلال اور مباح سمجھ لینا۔ (کہ ان کا خون بہانا جائز ہے اور ان کا مال غصب کرنا اور ان کے اکاؤنٹس منجمد کرنا درست ہے۔)

تاتاریوں سے جاملنا بھی باعث کفر ہے:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ "الِاخْتِيَارَاتُ الفِقهِيَّة" میں فرماتے ہیں:

82 الدرر السنية فی الاجوبة النجدية: 7/433

83 عجمان اور درویش دوایسے گمراہ قبیلے اور فرقے تھے جنھوں نے جزیرۂ عرب میں سر اٹھایا تھا۔ مذکورہ بالا چاروں شیوخ کرام جن سے ان کے متعلق فتوٰی طلب کیا گیا وہ ان کے دور میں باحیات تھے۔ ان دونوں گمراہ فرقوں کو پھر اس وقت کفر وارتداد کی بناء پر قتل کر دیا گیا تھا۔